بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

میں بصیرت پر اللہ کی طرف بلاتا ہوں(أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ)

الحمدُ للہ، والصلاۃُ والسلامُ علی رسول اللہ، وعلی الہ وصحبہ ومن والاہ، اما بعد:

اللہ جل جلالہ نے تمام مخلوقات کو پیدا ہی اس لیے کیا ہے کہ وہ اسکی عبادت کریں، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: {وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ} [الذَّاریات:56](اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں)۔ پس جب تم اس بات کو سمجھ لو تو یہ بھی جان لو کہ عبادت کو عبادت کہا ہی نہیں جاسکتا جب تک کہ اس میں توحید کا لحاظ نہ رکھا جائے، بالکل اسی طرح جیسے نماز کو نماز نہیں کہا جاسکتا جب تک کہ اس کی ادیئیگی میں طہارت کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ جس طرح اگر حدث (وضو کو توڑ دینے والی چیزیں) طہارت میں داخل ہو جائے تو اس کو ختم کر دیتا ہے اسی طرح اگر شرک عبادت میں شامل ہو جائے تو اسے برباد کر دیتا ہے اور عمل کو اکارت کر دیتا ہے اور اس عبادت کا سرانجام دینے والا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: {إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا} [النِّساء:48](بیشک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے، اور اس کے علاوہ گناہوں کو جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے، اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک بناتا ہے، وہ ایک بڑے گناہ کی افتراء پردازی کرتا ہے)، اور فرمایا: {إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ} [المائدۃ:72](بیشک جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہو گا)۔

اے اللہ کے بندے! اب جبکہ تم نے یقینی طور پر یہ جان لیا کہ جس امر کو یقینی بنانا تمہارے لیے اہم ترین ہے وہ یہ ہے کہ تم توحید پر کاربند رہو، اور جس چیز سے اجتناب کرنا تمہارے لیے اہم ترین ہے وہ یہ ہے کہ تم شرک نہ کرو، تو اب یہ بھی جان لو کہ تمہاری توحید اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتی جب تک کہ تم کفر بالطاغوت نہ کرو کیونکہ کفر بالطاغوت دین کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور یہ وہ پہلا حکم الٰہی ہے جس کو رب تعالیٰ نے ابن آدم پر فرض فرمایا اور یہ وہ امر ہے جس سے انبیاء علیہم السلام نے اپنی قوموں کی جانب دعوت کا آغاز کیا۔ اس بات کی دلیل رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: {وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ} [النَّحل:36](اور بلاشبہ یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو)۔

اس آیت کریمہ میں "رب تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ جب سے قوم نوح شرک میں ملوث ہوئی، اُس دور سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت تک رب تعالیٰ نے ہر دور میں لوگوں کے ہر گروہ میں اور ہر نسلِ انسانی میں رسول کو مبعوث فرمایا جو کہ انہیں حکم دیتا کہ " اَنْ اعبدوا اللہؔ "(اللہ کی عبادت کرو)، یعنی: عبادت صرف اللہ ہی کیلئے بجالاؤ، "واجسوا" (اور اجتناب کرو)، یعنی: اس کے سوا جو کوئی بھی ہے اسکی عبادت کو ترک کر دو اور اس سے دور ہو جاؤ۔ انہی دو مقاصد کیلئے (یعنی اللہ کی عبادت اور اجتناب طاغوت) کیلئے خلقت کو تخلیق کیا گیا اور رسولوں کو مبعوث کیا گیا اور کتابوں کو نازل کیا گیا۔ اور یہ آیت لا اِلٰہ اِلا اللہ کا معنیٰ ہے کیونکہ اس میں نفی اور تائید دونوں شامل ہیں، بالکل اسی طرح جیسے یہ دونوں معانی لا اِلٰہ اِلا اللہ میں شامل ہیں۔ پس "اعبدوا اللہ" میں تائید ہے اور "اجسبوا الطاغوت" میں نفی ہے" (کتاب التوحید پر ابن قاسم کا حاشیہ)۔

کوئی انسان اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ کفر بالطاغوت نہ کرے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: {فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ} [البقرۃ:256](اب جو شخص طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے ایسے مضبوط حلقہ کو تھام لیا جو

ٹوٹ نہیں سکتا اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے)۔ اور یہاں "العروۃ الوثقی" کا معنیٰ توحید (یعنی لا اِلٰہ اِلا اللہ کی گواہی دینا) ہے جس کے دو رکن ہیں: پہلا رکن کفر بالطاغوت ہے اور یہ "لا اِلٰہ" کا مضمون ہے، جبکہ دوسرا رکن ایمان باللہ ہے جو کہ "اِلا اللہ" کا مضمون ہے۔ پس العروۃ الوثقیٰ یعنی کلمۂ توحید کو مضبوطی سے تھامے بغیر اسلام کا کوئی تصور نہیں اور کوئی بندہ اس وقت تک العروۃ الوثقیٰ کو تھامنے والا شمار ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ کفر بالطاغوت پر کاربند نہ ہو۔

پس کفر بالطاغوت کرنے کیلئے ضروری ہے کہ تم طاغوت کے معنیٰ، اسکی اقسام اور اسکے سرغنوں کو جانو اور طاغوت کا کفر کرنے کی کیفیت اور طریقہ کار کو سمجھو تا کہ کلمے کے اس رکن کو پوری طرح سے انجام دے سکو۔

طاغوت کا لغوی و شرعی معنیٰ:

لغوی معنیٰ: لفظ طاغوت "طغا" اور "طغی" سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے حد سے تجاوز کرنا ہے۔ اور "الطعیان" سے "الطاغوت" مشتق ہے۔ اور طاغوت کی جمع طواغیت ہے۔

شرعی معنیٰ: لفظ طاغوت کے شرعی معنیٰ کو ابن تیمیہؒ نے یوں بیان کیا ہے: "طاغوت: طغیان سے مشتق ہے اور طغیان سے مراد ہے حد سے تجاوز کرنا۔ پس جس کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جائے اور وہ اس کو ناپسند نہ کرے تو وہ طاغوت ہے۔ اور اللہ کی معصیت میں جس کی اطاعت کی جائے وہ بھی طاغوت ہے۔ اسی لیے کتاب اللہ سے ہٹ کر جس سے فیصلہ کروایا جائے وہ بھی طاغوت ہے۔ اور فرعون اور عاد کو طاغوت کا نام دیا گیا (مجموع الفتاویٰ)۔ شیخ محمد بن عبد الوہابؒ نے فرمایا: "ہر وہ جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے اس کیلئے طاغوت کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے" (کتاب التوحید)۔ اور ابن القیمؒ کا قول ہے: ہر وہ معبود یا متبوع (جس کی اتباع کی جائے) یا مطاع (جس کی اطاعت کی جائے) جس کی عبادت، اتباع یا اطاعت میں لوگ حد سے تجاوز کر جائیں، طاغوت کہلاتا ہے۔ پس کسی قوم کے لوگ اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو چھوڑ کر جس کی طرف اپنے فیصلے کروانے کیلئے جائیں یا اللہ کے سوا اسکی عبادت کریں یا اللہ کی جانب سے عطا کردہ بصیرت کے بغیر اس کی اتباع کریں یا کسی ایسے کام میں اسکی اطاعت کریں جس کے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ یہ اللہ کی اطاعت نہیں (یعنی کسی ایسے امر میں اسکی اطاعت کریں جس کو سرانجام دینے سے اللہ کی معصیت کا ارتکاب ہوتا ہو) تو وہ اس قوم کا طاغوت ہے [اعلام الموقعین]۔

طواغیت کی انواع اور انکے سرغنے:

طواغیت کی تین انواع ہیں: 1-طاغوت حکم، 2-طاغوت عبادت، 3-طاغوت اطاعت واتباع۔

اور طواغیت ویسے تو بہت زیادہ ہیں، لیکن ان کے پانچ سرغنے شیخ محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے اپنے رسالے میں ذکر کیے ہیں۔

اول: شیطان، کیونکہ وہ غیر اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: {أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ} [یس: 60] (اے آدم کے بیٹو! کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرو، وہ بیشک تمہارا کھلا دشمن ہے)۔ پس شیطان سب سے بڑا طاغوت ہے جو کہ ہمیشہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت سے پھیر دینے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ اور انسانوں میں سے بھی جو لوگ لوگوں کو اللہ کی عبادت سے روکنے میں شیطان کا ساتھ دیتے ہیں، وہ بھی طواغیت ہیں۔

دوم: اللہ کے احکام کو بدلنے والا حاکم۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا} [النِّساء:60] ((اے نبی!) آپ نے ان لوگوں کے حال پر غور کیا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو کچھ آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے، اس پر بھی ایمان لائے ہیں اور اس پر بھی جو آپ سے پہلے اتارا گیا تھا مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ طاغوت کے پاس لے جائیں حالانکہ انہیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ وہ طاغوت سے کفر کریں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ انہیں گمراہ کرکے بہت دور تک لے جائے)۔ اس زمرے میں وہ تمام حکام، حکومتی نمائندے، بادشاہ اور امراء و وزراء شامل ہیں جو شرعی احکام کی جگہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین، رائج شدہ معاشرتی اقدار یا قبائلی رسوم ورواج کو نافذ کرتے ہیں، یا شرع کے احکام کو معطل کرتے ہیں مثلا انکا حدود، جہاد اور زکاۃ جیسے شعائر کو معطل کرنا۔ مجلس قانون ساز (پارلیمنٹ) اور اس میں بیٹھے ممبران، چاہے وہ ڈونالڈ ٹرمپ، نریندر مودی، نواز شریف ہو، یا سلمان السعود، اسد الدین اویسی ہو، یہ سب طواغیت ہیں کیونکہ یہ لوگوں کیلئے قانون بناتے ہیں تاکہ اللہ کا قانون چھوڑ کر اس خود ساختہ قانون کو نافذ کریں۔ اور اقوام متحدہ کی تنظیمیں اور سلامتی کونسل اور عالمی عدالت انصاف وغیرہ اور جمہوریت، وطنیت اور قومیت کے بت بھی طواغیت کے اس زمرے میں آتے ہیں۔

سوم: جو اللہ کے نازل کردہ احکام سے ہٹ کر دوسرے احکام کے مطابق فیصلہ کرے۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: {وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ} [المائدۃ:44] (اور جو لوگ اللہ کی طرف سے نازل شدہ حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے، وہی لوگ کافر ہیں). اس زمرے میں سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور دیگر عدالتوں اور کمیٹیوں کے قاضی وغیرہ شامل ہیں۔ اگر منصف یا قاضی فریقین کے مابین اللہ کے نازل کردہ احکام کو چھوڑ کر دوسرے احکام کے مطابق فیصلہ کرے، چاہے وہ خود ساختہ قوانین ہوں، رائج شدہ معاشرتی اقدار ہوں یا محض من مانی اور خواہش نفس ہو، تو وہ اللہ کے دین سے ارتداد کا مرتکب ہو جاتا ہے اور طاغوت بن جاتا ہے۔ اسی طرح آج کے دور میں طواغیت وزارت امن، وزارت دفاع اور وزارت خارجہ وغیرہ کی شکل میں موجود ہیں جو کہ شرع اللہ سے جنگ برپا کیے ہوئے ہیں اور عدالتوں کے صادر کردہ احکام کو نافذ کرتے ہیں اور دن رات ایک کرکے خود ساختہ قانون کی تطبیق کرتے ہیں۔

اسی طرح ہر وہ شخص جو اللہ کے احکام کو چھوڑ کر دوسرے احکام کے مطابق فیصلے کرنے والے اس حاکم کو اپنا منصف تسلیم کرے وہ بھی کافر ہو جاتا ہے۔ رب تعالیٰ کا فرمان ہے: {فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا} [النِّساء:65] ((اے محمد ﷺ!) تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے اختلافی امور میں آپ کو حَکَم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم نہ کرلیں پھر آپ جو فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں اور اس فیصلہ پر پوری طرح سر تسلیم خم کردیں)۔ اس آیت میں اللہ سبحہ وتعالیٰ نے ان لوگوں کے ایمان کی نفی کی ہے کیونکہ انہوں نے اپنے مابین فیصلے کروانے کیلئے شریعت کو معیار تسلیم نہیں کیا، بالکل اسی طرح جیسے اللہ رب العزت نے فیصلہ کروانے کیلئے طاغوت کی جانب رجوع کرنے والوں یا اس فعل کا ارادہ ونیت کرنے والوں کے ایمان کی مذکورہ بالا آیت {يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ} میں نفی کی ہے۔

چہارم: جو غیب کا علم رکھنے کا دعویٰ کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: {قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ} [النَّمل:65] (آپ کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جتنی مخلوقات ہیں ان میں سے کوئی بھی اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتا ہے اور نہ انہیں معلوم ہے کہ وہ دوبارہ کب اٹھائے جائیں گے۔). پس جو کوئی یہ گمان کرتا ہے کہ وہ غیب کا علم رکھتا ہے تو وہ طاغوت ہے کیونکہ اس نے خود کو اللہ جل جلالہ کا ہم پلہ سمجھ لیا ہے اور اس کی صفات ربوبیت میں سے ایک صفت میں برابری کرنے کی کوشش کی ہے۔ حق تعالیٰ کا فرمان ہے: {عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا} [الجن:26] (وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا)۔ طواغیت کے اس زمرے میں جادوگر، نجومی، اور اسی طرح غیب کا علم رکھنے کے دعویدار شامل ہیں۔

پنجم: جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو، یا وہ جو لوگوں کو دعوت دے کہ وہ اسکی عبادت کریں۔ اور اسکی دلیل رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: {وَمَن يَقُلْ مِنهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّن دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ} [الانبیاء: 29] (اور ان میں سے جو کوئی بھی کہے گا کہ اللہ کے بجائے میں معبود ہوں، تو اسے ہم اس کا بدلہ جہنم دیں گے، ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں)۔ عبادت اللہ عزوجل کا حق ہے اور کسی کو یہ زیبا نہیں دیتا کہ وہ اپنی عبادت کی یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کی دعوت دے جیسا کہ بتوں اور قبروں کے مجاور وغیرہ۔ اسی طرح جو کوئی ایسی دعوت دے، یا دعوت تو نہ دے لیکن وہ اس بات پر راضی ہو کہ اسکی اللہ کے سوا عبادت کی جائے تو وہ بھی طاغوت ہے۔

یہاں یہ بات بھی جاننا ضروری ہے کہ عبادت کا مطلب صرف قیام، رکوع، سجدہ، نماز روزہ وغیرہ تک محدود نہیں بلکہ اگر کوئی اللہ کے حلال کردہ امور کو حرام کرے یا حرام کردہ کو حلال کرے تو اسکی اتباع کرنا بھی عبادت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: {اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا} [التوبۃ: 31] (انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا اور مسیح ابن مریم کو بھی۔ حالانکہ انہیں حکم یہ دیا گیا تھا کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں)۔ امام احمد اور امام ترمذی رحمہما اللہ نے عدی بن حاتم کے اسلام لانے کے واقعے میں ذکر کیا ہے کہ جب وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس گلے میں چاندی کی صلیب لٹکائے حاضر ہوئے تو رسول اکرم ﷺ نے یہ آیت {اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ} تلاوت فرمائی۔ عدی نے عرض کیا کہ وہ تو ان (علماء اور درویشوں) کی عبادت نہیں کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیوں نہیں؟! انہوں نے اپنے پیروکاروں کیلئے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا تو پیروکاروں نے اس میں انکی اتباع کی، پس یہی انکی عبادت تھی"۔

دور حاضر میں کتنے ہی علماء سوء ایسے ہیں جو جمہوریت جیسے کفر کو باطل اور بے بنیاد دلائل کی آڑ لیتے ہوئے حلال بنا کر دکھانے کی کوشش کرتے ہیں، اور دوسری جانب اسلام کی چوٹی جہاد کو کالعدم، بلکہ بعض صورتوں میں حرام تک قرار دے دیتے ہیں، حالانکہ صادق و مصدوق ﷺ کا فرمان ہے کہ: "میری امت میں ایک ایسا گروہ ہمیشہ موجود رہے گا جو حق پر قتال کرتا رہے گا اور قیامت تک غالب رہے گا" (مسلم، مسند احمد، سنن دارمی اور دیگر کئی کتب حدیث)۔ اور یہ خواہشات نفس کے پیروکار طواغیت علماء سوء سود کو بے بنیاد دلائل کی آڑ لے کر اور اسلامی بینکنگ جیسے نام دے کر حلال ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اور اسی طرح کے کئی گھناؤنے جرائم ہیں جن کے یہ ملعون مرتکب ہوتے ہیں۔ ابن عطیہ کا قول ہے کہ قاضی اَبو محمد نے فرمایا: ہر وہ جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے وہ طاغوت ہے، اور اس نام کا اطلاق ہر اس معبود پر ہوتا ہے جو اسکی عبادت کی جانے پر راضی ہو، مثلاً فرعون اور نمرود وغیرہ۔ لیکن جو اس پر راضی نہ ہو تو اُس پر اس نام کا اطلاق نہیں ہوتا، مثلاً عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام۔ [المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز]۔

کفر بالطاغوت کی کیفیت اور طریقہ:

شیخ محمد بن عبد الوہابؒ کا قول ہے: "کفر بالطاغوت کا طریقہ یہ ہے کہ تم غیر اللہ کی عبادت کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھو اور اسے ترک کر دو اور اس سے بغض رکھو اور اس کی عبادت کرنے والوں کی تکفیر کرو اور ان سے دشمنی رکھو۔ ایمان باللہ کا معنیٰ یہ ہے کہ تم اعتقاد رکھو کہ صرف اللہ عزوجل ہی بلاشرکت غیرے معبود ہے، اور یہ کہ تم ہر طرح کی عبادات کو اللہ کیلئے خالص کرو اور اللہ کے سوا ہر معبود سے عبادت کی نفی کرو اور ایسا کرنے والے مخلصین سے محبت کرے اور ان سے موالات (یعنی دوستی ووفاداری) والا تعلق رکھے۔ یہ ملت ابراہیم ہے اور اس سے وہی منہ موڑتا ہے جس نے خود کو احمق بنالیا ہو۔ یہی وہ اسوہ ہے جسکے بارے میں رب تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ہمیں باخبر فرمایا ہے: {قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَاء مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ

وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ العَدَاوَةُ وَالبَغضَاء أَبَدا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّه وَحْدَهُ}[الممتحنة:4](یقیناً تمہارے لئے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم لوگ تم سے اور تمہارے معبودوں سے بری ہیں جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو، ہم تمہارے دین کا کفر کرتے ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے دشمنی اور بغض کی ابتداء ہو چکی ہے، یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ)"۔ اور شیخ محمد بن عبد الوہاب نے فرمایا: "اور کفر بالطاغوت کا معنٰی یہ ہے کہ تم ہر اس چیز سے براءت کرو جس کے اللہ کے سوا الٰہ ہونے کا اعتقاد رکھا جائے (یعنی اگرچہ اسکی عبادت نہ بھی کی جائے اور معاملہ محض اعتقاد تک ہی محدود ہو) چاہے وہ انسان ہوں یا جن، کوئی درخت ہو یا کوئی پتھر یا کوئی بھی اور چیز ہو، اور یہ کہ تم اس کے کفر کا مرتکب ہونے کی اور گمراہ ہونے کی گواہی دو اور اس سے بغض رکھو چاہے وہ تمہارا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو"[الدُّرر السَّنيّة]۔

اس سب کے علاوہ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ کفر بالطاغوت کا رکن پورا کرنے کیلئے طواغیت کی محض تکفیر ہی کر دینا کافی نہیں بلکہ انکے ساتھ انکے پیروکاروں کی تکفیر کرنا بھی واجب ہے۔ اور طواغیت کے پیروکار وہ ہیں جو کسی بھی شکل میں ان کیلئے عبادت کو بجالاتے ہیں اور انکی اطاعت واتباع کرتے ہیں، چاہے یہ اسے سجدہ کرنے، اس سے فیصلے کروانے یا اللہ کی معصیت کرتے ہوئے اسکی اطاعت کرنے یا کسی بھی اور شکل میں ہو۔

آج کے دور میں طواغیت کے پیروکاروں میں انکی اَفواج، انکے سیکورٹی اداروں اور پولیس وغیرہ کے اہلکار، انکے ذرائع ابلاغ کے اداروں کے ملازمین، انکے علماء ومفتیان اور اس طرح کے دیگر مناصب کے حاملین شامل ہیں اور انکے کفار ہونے کے بارے میں کسی موحد کو کوئی شک نہیں۔

مومن کبھی بھی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے ان مخالفین سے دوستیاں نہیں گانٹھتا چاہے وہ کوئی بھی ہوں، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: {لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ} [المجادلة:22](جو لوگ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، انہیں آپ ان لوگوں سے محبت کرتے ہوئے نہیں پائیں گے جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا بیٹے ہوں، یا ان کے بھائی ہوں، یا ان کے خاوند والے ہوں)۔ اور محبت اور دوستی ہو بھی کیسے سکتی ہے جبکہ وہ اس جرم عظیم کے مرتکب ہیں کہ وہ حق کو جھٹلاتے ہیں، جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے: {يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ} [الممتحنة:1]۔(اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو، حالانکہ وہ دین برحق کا انکار کرتے ہیں جو تمہیں ملا ہے)۔ اسی لیے ان سے دوستیاں لگانے اور وفاداریاں نبھانے کے گھناؤنے جرم کی سزا بھی اتنی ہی شدید ہے، کہ ایسا کرنے والا ملت اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: {وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ} [المائدة:51](اور اگر تم میں سے کسی نے ان کو دوست بنایا تو وہ بھی انہی میں سے ہے۔ یقینا اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا)۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، طواغیت سے دوستیاں گانٹھنے اور وفاداریاں نبھانے والے سے ہمیشہ ہمیشہ کی جہنم کا وعدہ کیا گیا ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے: {اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗــــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ}[البقرة:257](اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے، وہ انھیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ان کے دوست طاغوت ہیں، وہ انھیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لاتے ہیں۔ یہ لوگ جہنم والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔)۔

کفر بالطاغوت کی چوٹی اور کمال یہ ہے کہ اللہ کے کلمے کی سربلندی کی خاطر طواغیت اور انکے پیروکاروں سے قتال کیا جائے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: {الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّه وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغوت فَقَاتِلُوا أَولِيَاء الشَّيطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيطَانِ كَانَ ضَعِيفا}[النساء:76](جو لوگ ایمان

لائے ہیں وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں قتال کرتے ہیں، سو ان شیطان کے دوستوں سے خوب قتال کرو۔ یقیناً شیطان کی چال کمزور ہوتی ہے)۔ اور قتال تو وہ فریضہ ہے جس کے فرض عین ہونے کے بعد کسی کو اس سے استثناء حاصل نہیں اور ہر کوئی "اِنفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا" (ہلکے بھی نکلو اور بوجھل بھی)(التوبۃ:41) کے حکم کا مکلف بن جاتا ہے اور حکم بجانہ لانے کی صورت میں "اِلَّا تَنفِرُوا یُعَذِّبکُمۡ عَذَابًا اَلِیۡمًا وَّیَسۡتَبۡدِل قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ" (اگر تم جہاد کے لیے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا، اور تمہارے علاوہ کسی اور قوم کو لے آئے گا)(التوبۃ:39) کی وعید کا حقدار بن جاتا ہے۔ پس اے میرے موحد بھائیو! اے شہادت کی تمنا کرنے والو! اے جنت اور اللہ کی رضا کو پانے کی کوشش کرنے والو! مایوسی اور کم ہمتی کے اندھیروں سے نکل کر امید اور عزم وثبات کی روشنیوں کی جانب آؤ اور طواغیت کے خلاف جہاد وقتال میں لگ جاؤ۔ اللہ کے ان کھلے دشمنوں کی نیندیں حرام کر دو، انکے خون کی ندیاں بہادو اور دیکھنا ایک لمحے کیلئے بھی رکنا مت، یہاں تک کہ شرک کا فتنہ باقی نہ رہے اور دین کل کا کل اللہ ہی کا ہو جائے۔

ہم اپنی بات کا اختتام شیخ محمد بن عبد الوہابؒ کی اس نصیحت پر کرتے ہیں: "پس اے میرے بھائیو! تمہیں اللہ کا واسطہ ہے کہ اپنے دین کا بنیادی اصول کہ جو اسکا اول وآخر ہے اور وہی اسکی جڑ بھی ہے اور چوٹی بھی، اسے مضبوطی سے تھامو۔ اور وہ اصول ہے لا اِلٰہ اِلا اللہ، اسکے معنیٰ سے آگاہی حاصل کرو اور اسکے حاملین سے محبت کرو اور انہیں اپنا بھائی بناؤ چاہے وہ تم سے بہت دور ہی ہوں۔ اور طواغیت کا کفر کرو اور ان سے دشمنی لگاؤ، اور جو ان سے محبت کرے یا انکی حمایت کرے یا انکی تکفیر نہ کرے یا کہے کہ "مجھے ان سے کیا لینا دینا؟" یا کہے کہ "اللہ نے مجھے انکا مکلف نہیں بنایا تو تم اس سے بغض رکھو کیونکہ ایسا شخص اللہ پر جھوٹ باندھ رہا ہے اور افتراء پردازی کر رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے اسے انکا مکلف بنایا ہے اور اس پر انکا کفر کرنا اور ان سے براءت کرنا فرض کیا ہے، چاہے وہ اسکے بھائی یا اسکی اولاد ہی ہوں۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے دین کے بنیادی اصول کو تھامو تاکہ تم اپنے رب سے اس حال میں ملو کہ تم نے اسکے ساتھ شرک نہ کیا ہو۔ اے اللہ ہمیں مسلمانی کی حالت میں وفات دینا اور ہمیں صالحین کا ساتھ نصیب فرمانا" [الدُّرر السَّنیَّۃ]۔

ونسال الله ان يمن على عباده بالفتح القريب، وصلى الله وسلم على نبينا محمد والحمد لله رب العالمين

آپ کا خیر خواہ:
ابو عبد الاَحد (دولت اسلامیہ کا سپاہی)
XMPP: jarrah@jabb.im